سُوۡرَةُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ

تعارف

سُوۡرَةُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے تریسٹھویں (63ویں) سورت ہے۔اس میں گیارہ (11) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔ یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔اس سورت کا نام اس کی پہلی آیت (اِذَا جَآءَكَ الۡمُنٰفِقُوۡنَ قَالُوۡا نَشۡهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوۡلُ اللّٰهِ) سے ماخوذ ہے۔اس میں منافقین کے کرداراور بری صفات کا تذکرہ ہے۔

سُوۡرَةُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ کا شانِ نزول یہ ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے ایک غزوہ سے واپسی پر راستے میں قیام کیا جہاں دو مسلمانوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔مہاجر نے مدد کے لیے مہاجرین کو اور انصاری نے انصار کو پکارا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے معاملہ سلجھا دیا۔منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی کو جب اس واقعے کا پتا چلا تو اس نے کہا کہ جب ہم مدینہ منورہ واپس پہنچیں گے تو جو عزت والا ہے وہ ذلت والے کو نکال باہر کرے گا اور کہنے لگا کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ان کے اردگرد سے منتشر ہو جائیں۔حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس آیا اور آپ کو یہ بات بتائی۔آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عبداللہ بن ابی کو بلا کر پوچھا تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ اس نے ایسا نہیں کہا۔لوگ کہنے لگے کہ زید نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے جھوٹ بولا ہے، مجھے لوگوں کی باتوں سے بہت تکلیف پہنچی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (اِذَا جَآءَكَ الۡمُنٰفِقُوۡنَ) میں میری تصدیق نازل فرمادی۔

(صحیح بخاری:4903)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جمعہ کے دن ان دو سورتوں (سُوۡرَةُ الۡجُمُعَةِ اور سُوۡرَةُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ) کی تلاوت کرتے سنا۔ (صحیح مسلم:877)

مرکزی موضوع

سُوۡرَةُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ کا مرکزی موضوع منافقین کی عادات،نفاق کے اسباب اور نفاق کی سزا کا بیان ہے۔

بنیادی مضامین

سُوۡرَةُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ کے آغاز میں منافقین کا کردار بیان کرتے ہوئے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں، جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور ان جھوٹی قسموں کو اپنے لیے بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف خود صراطِ مستقیم سے دور ہوتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی سیدھے

راستے سے ہٹاتے ہیں۔ ان کے اس کردار کی وجہ ان کا نفاق ہے۔ جب انھوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ لہٰذا یہ خوش حال صاحبِ حیثیت اور فصیح اللسان ہونے کے باوجود بھی کھوکھلی لکڑیوں کی مانند ہیں۔ ان سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

اس سورت میں منافقین کی حد سے بڑھی ہوئی شرارتوں کی وجہ سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ان کے لیے دعائے مغفرت سے منع کیا گیا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ کے آخری حصہ میں اہلِ ایمان کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اولاد اور مال کی محبت تمھیں ذکرِ الٰہی سے غافل نہ کردے، کیوں کہ ذکرِ الٰہی سے غفلت دنیا و آخرت میں خسارے کا باعث ہے۔ اہلِ ایمان کو موت سے پہلے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْن:10)

ترجمہ: اور جو رزق ہم نے تمھیں عطا کیا ہے اُس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو (اس وقت) وہ یہ کہنے لگے کہ اے میرے رب! تُو نے مجھے تھوڑی مدت (کے لیے) اور مہلت کیوں نہ دی کہ میں (خُوب) صدقہ کرتا اور نیک لوگوں میں سے ہو جاتا۔

اٰيَاتُهَا ۱۱ | (۶۳) سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۴) | رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وقف لازم

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم !) جب منافقین آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) ضرور اللہ

وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) ضرور اس کے رسول ہیں اور اللہ (یہ بھی) گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافقین ضرور

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

جھوٹے ہیں۔ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر وہ (دوسروں کو بھی) اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں بے شک بہت ہی بُرا (کام) ہے جو یہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾

لوگ کر رہے ہیں۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ وہ (پہلے) ایمان لائے پھر کافر ہوگئے تو اُن کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو وہ لوگ (کچھ) نہیں سمجھتے۔

وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ

اور (اے مخاطب!) جب تُو اُنھیں دیکھے تو ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر وہ بات کریں تو ان کی گفت گو تُو غور سے سنے گویا وہ دیوار سے لگائی گئی (کھوکھلی)

مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى

لکڑیاں ہیں وہ ہر زور دار چیخ کو اپنے خلاف (آفت) سمجھتے ہیں یہی لوگ (سخت) دشمن ہیں لہٰذا ان سے ہوشیار رہو اللہ اُنھیں ہلاک کرے وہ کہاں

يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ

بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) تمھارے لیے بخشش طلب کریں تو یہ (تمسخر و تکبّر سے) اپنے سر

وَ رَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵﴾ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ

جھٹک دیتے ہیں اور آپ اُنھیں دیکھتے ہیں کہ وہ تکبّر کرتے ہوئے (آپ کے پاس حاضر ہونے سے) رکتے ہیں۔ اُن کے حق میں برابر ہے کہ آپ ان کے لیے

لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۶﴾

بخشش طلب کریں یا آپ ان کے لیے بخشش طلب نہ کریں اللہ اُنھیں ہرگز نہیں بخشے گا بے شک اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ

یہی تو (منافقین) ہیں جو کہتے ہیں کہ اُن لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ (سب) خود ہی منتشر ہو جائیں

وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ⑦ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ

حالاں کہ آسمانوں اور زمینوں کے خزانے اللہ ہی کے لیے ہیں لیکن منافقین نہیں سمجھتے۔ وہ (منافق) کہتے ہیں کہ اگر (اب)

رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ

ہم مدینہ واپس گئے تو عزّت والا وہاں سے ذلّت والے کو ضرور نکال باہر کرے گا حالاں کہ عزّت تو اللہ ہی کے لیے اور اس کے رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ)

وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑧ ۧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ ع ۱ ۸ ۱۳

کے لیے اور مومنوں کے لیے ہے لیکن منافقین نہیں جانتے۔ اے ایمان والو! تمھارے مال

وَ لَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑨ وَ اَنْفِقُوْا

اور تمھاری اولاد تمھیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور جو رزق ہم

مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ

نے تمھیں عطا کیا ہے اُس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرو اِس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو (اُس وقت) وہ یہ کہنے لگے کہ اے میرے رب!

لَوْ لَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑩ وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ

تُو نے مجھے تھوڑی مدّت (کے لیے) اور مہلت کیوں نہ دی کہ میں (خوب) صدقہ کرتا اور نیک لوگوں میں سے ہو جاتا۔ اور اللہ کسی شخص کو ہرگز مہلت

نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑪ ۧ ع ۲ ۳ ۱۴

نہیں دیتا جب اُس کا (موت کا) معیّن وقت آ تا ہے اور اللہ اُس سے خوب باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

مشق

◉ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) فصیح اللسان ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ میں منافقین کو کہا ہے:

(الف) کھوکھلی لکڑیاں (ب) بے حس جانور (ج) ظالم انسان (د) مضبوط درخت

(ii) منافقین اپنے لیے بطور ڈھال استعمال کرتے تھے:

(الف) جھوٹی قسموں کو (ب) بہتان لگانے کو (ج) چرب زبانی کو (د) اپنی فصاحت کو

(iii) حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ اور سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ تلاوت فرماتے تھے:

(الف) جمعہ کے دن (ب) پیر کے دن (ج) منگل کے دن (د) بدھ کے دن

(iv) سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ کی آیات کی تعداد ہے:

(الف) نو (ب) دس (ج) گیارہ (د) بارہ

(v) عبداللہ بن اُبی کے منصوبے کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے ظاہر کیا:

(الف) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ کا شانِ نزول تحریر کریں۔ (ii) سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ کا مرکزی موضوع تحریر کریں۔

(iii) مہاجرین اور انصار کے باہمی اختلاف کو عبداللہ بن اُبی نے کیسے بڑھایا؟

(iv) سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ میں منافقین کی کون سی بری خصلتوں کا ذکر ہے؟

(v) سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو منافقین کے لیے دعائے مغفرت سے کیوں منع فرمایا گیا ہے؟

تفصیلی جواب دیں۔

- سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ کا شانِ نزول اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ کا ترجمہ یاد کریں اور دوستوں کو سنائیں۔
- منافقین کے کردار کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔
- منافقت جیسی بری خصلت سے خود کو بچائیں۔
- اپنے تمام امور میں اخلاص پیدا کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو نفاق کی بیماری سے آگاہی دیتے ہوئے اس سے دور رہنے کی تلقین کریں۔
- طلبہ کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کے فضائل سے آگاہ کریں۔